

اللھص

پاہ خطہ ۱۲ بہہ قادیاں

چهارشنبہ یوم

فہرست مقالے

۳۴۵۔ مولانا مسیح احمد علی خاں کی حضرت امیر المؤمنین خانیق ایخراج لائل ایڈ اند تھانے کے حقوق آج یہ ابھی صبح کی طبق اکٹھی اطلاع مظہر ہے کہ دو فقرے میں خدا تعالیٰ کے فضل سے افاقت ہے۔ اس وقت کوچھ سسر و دو دیگر شکایت ہے اس جا پہنچت کے لئے دعا کروں۔

حضرت امیر المؤمنین دلہماں العالی کو صور و اورتے کی اتفاقات ہیں۔ اجابت احمد علی خاں کی فضیلہ عاذ بریاں۔

حضرت رضا خرازہ نہ ہو رہا ہے کوئا حال حرارت ہے۔ اجابت کامیٹیہ دعا در فرمائیں۔

صلاح برادر مولانا مصطفیٰ احمد صاحب کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

پورہ دی قائم خال صاحب گھنی لیاں مطلع ہیاں کوٹ جو کچھ سالی قوت ہوئے۔ اور اماناً دفن کئے گئے تھے۔ کی انکی لاش لا لائی گئی۔ عصر کے بعد حضرت سید محمد سرہ و مقہادہ صاحب نے جانازہ پڑھا یا جانے۔

اللہیں قبر پر بخشی میں دفن کیا گی۔ احباب ترقی درجات کے لئے دھاکریں۔

کل مرزا احمد علی یا جلیل صاحب رہا ہے اور خود مرزا احمد علی یا جلیل صاحب کی دعوت دلخیزیں ملے۔

جولہ سارہ مارہ ہجر ص ۱۳۷۳ء ۹ جمادی الاول ۱۴۶۲ھ سالِ میں ۱۹ نومبر ۱۹۴۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذیافیصلہ کر سکتی ہے کہ ہلی میں چیختہ ہماری ہوئی ہم کے شکنون کی؟

حضرت صحیح مودودی اللہ کی ایک شیگوئی اس موقع پر پوری ہوئی

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ الرسیح الشانی ایڈ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۱ ماہ شہادت ۱۳۷۳ء مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۵۴ء

(مرتبہ شیخ رحمت اللہ صابر شاہ)

سورة فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-
دوستوں نے اختصاراً

دہلی کے جلسہ کے حالات

شُن لئے ہوں گے۔ میں اسی کے منتظر

آج کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت

مسلمانوں کی حالت

بس قدر اسلام سے دور ہے۔ وہ خود

اس بات پر شاہد ہے۔ کہ اس کی وجہ یہ ہے

کہ اسلام کی تعلیم اور قرآن کی کوئی تحریر کو

پڑھنے کی اصطدشیں سے تو کی ہی نہیں

جا سکتی۔ اگر ان کو کوئی پیغمبر اسلام کی طرف

ہمہ کا وہ

تمام اعلیٰ درجہ کی تعلیمات

جو اخلاقی فضلوں کا عمل اسلامی تعلیم کے خلاف

ہو۔ وہ اسلام کی اُسی تعلیم کو انداز

اللہیں انہوں نے ملک طرح طاقت انسیان کے

ایک پسپا ہوتیا، جو مجموع
نظرات ہے۔ مگر افسوس کہ اس بات کو
دیکھتے ہوئے بھی ایک تکمیل نہیں کھلتیں۔
ہم نے دلی میں جلسہ کیا۔ اس کا
غرض ہی تھی کہ جس بات کو نہیں سمجھتے ہیں۔
اُسے لوگوں تک پہنچا دیں۔ اس میں تھیں
کہ وہ لوگ اسے حق نہیں سمجھتے۔ لیکن اگر
یہ اصول تسلیم کر لیا جائے، کہ جو بات
دوسرے کے زیر یا کوئی حق نہ ہو، وہ اسے
ہد سنانی چاہئے۔ تو پھر مکمل کے لوگوں
کو باتیں سنانے کا رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کو کوئی حق نہ تھا۔ اور اور

اہل مکمل کی ناتائقستہ حرکات

پرستران کریم کو کوئی اختیار ارض کرنا
چاہئے تھا۔ اور اگر یہ بات درست
ہے۔ کہ اپنے عقائد کے خلاف باتیں
سننے سے استعمال پیدا ہوتا ہے۔ اور
اس کو لحاظ کر کے کسی کے عقائد کے
خلاف کوئی بات اُسے ہد سنان
چاہئے۔ تو اس قانون کے ماتحت
یہ بھی کہنا پڑے گا کہ اگر رسول کو کوئی انصہ
علیہ والہ وسلم کو بھی حق نہ تھا تو کہ اہل
عرب کو ان کے عقائد اور عادات و امور
کے خلاف باتیں سنانے مگر کوئی مسلمان
یہ نہیں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو اس کا کوئی حق نہ تھا۔ کہ
مکمل کے لوگوں کو ان کے عقائد کے خلاف
باتیں سنانے۔ بلکہ اول مسلمان
ایک منٹ کے لئے بھی ایسا بھی۔ تو وہ

اور طریقہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہوں
تو مسلمان اسلام تویہ خیال کریں گے کہ
اسلام کی یہ تعلیم ہے۔ اور اس زمانے میں
مسلمانوں کی وجہ سے ہم اسلام اور اپنے
اسلام کی علیمۃ الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں
لئی ہیں۔ ایک بیٹے تجھے نے تباہیا ہے کہ
مسلمانوں کا موجودہ طریقہ عمل
کوچھ مفید نہیں تابت ہوا۔ اس سے خود ان
کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ ان کے
جو شو و خروش نے اسلام کو کوئی طلاقت
نہیں بخشی۔ اور ان کے غصہ نے ان کو کچھ
اُسگے نہیں بڑھادیا۔ اور ان کی وحشت
نے دنیا میں ان کی کوئی عزت قائم نہیں
کی۔ بلکہ کیا سیاسی لحاظ سے۔ کیا
انقاصاوی لحاظ سے اور کیا علوم ظاہری
و بالفی کے لئے اور مسلمان

سنگباری کرنے لگئے را درکتے مطالع کو توڑا پھوڑا۔ اس بناد پر کہ ان میں چھپے ہوئے قرآن کریم میں غلطی رہ گئی تھی۔ دہلی کے ایک مطبع دالوں نے قرآن کریم شائع کیا۔ اور انہیں اس کی صحت پر اس قدر اعتقاد تھا کہ اعلان کیا کہ اس میں غلطی نہ کرنے دا۔ لہ کو ایک اسرار فی غلطی انعام دیا جائے گا۔ میر سید حسین صاحب مر جوم بڑے صحیح تھے۔ انہوں نے ایک درجت کے لئے جانتے وقت جھوٹیں بخال کر چکریں۔ لگر بجا سے اسے کہ اس تھی۔ یہ کہکشاں دیا کہ انعام کیلئے ایک ثقہ تھے۔ یہ سنا کہ دہلی کے ان لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ دہلی کے ان لوگوں نے اس مطبع داتے کے لئے کہہ پر حاصل سنگباری کی ہو۔ اور اس کے مطبع وغیرہ کو توڑ پھوڑ دیا ہو۔ اور اس کے متعلق کہا ہو کہ اس نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے۔ پھر جو غلطی ہوئی۔ وہ ایسی نہ تھی۔ جو صرف وجوہ کے صول سے بالکل ناجائز ہوئی۔ عربی میں جدار کے حاظتے بھی اخرب آجائتے ہیں۔

اور قرآن کریم میں اس کی بعض مثالیں موجود ہیں۔ پس اگر کسی قاری کے مدد سے ایسی غلطی نکل جائے تو کیوں کوئی ایسی غلطی نہیں۔ جو علمی لحاظ سے زیادہ قابل اعتراض ہو۔ مگر جو ہبھی عزیزم ناصر احمد صاحب کے مذہب کے لفظ بخل۔ یہ لوگ شور مچانے لگائے اور کسی طرح چُب ہونے میں نہ آتے تھے۔ آخر چند نوجوان

مجبوڑ ہو گئے۔ کہ ان کو جلسہ گاہ سے باہر بخالی دیں۔ مگر ان کی بات سخنے کی جائے۔ ان شور مچانے والوں نے اپنے حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ لا ای شروع ہو گئی۔ دوسرا جیزی یہ پیدا ہوئی۔ کہ چونکہ اسنتھا لے دہلی والوں کا امتحان لینا چاہتا تھا۔

لا وَ طَبِيْكَ خَرَابٌ هُوْكِيَا
جب ہمارے بعض نوجوان ان لوگوں کو باہر نکالنے لگا۔ اور ان شورش پسند کی

سامع مقرر کر نیکے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ حافظ غلطی کو سختا ہے۔ مگر کسی اس غلطی کی بناد پر شور اور نساد کرنا چاہیز ہے۔ ساری دنیا میں شاید بھی کوئی ایسا قاری اور حافظ ہو۔ جو ان

پس دنوں کی تلاوت کے ذریعے کے دو ان میں کوئی ایک بھی غلطی نہ کرے لیکن الگ رہ طریقی اختیار کیا جائے۔ کہ لوگ تراویح کے لئے جانتے وقت جھوٹیں میں پھر بھر کے لئے جائیں۔ اور جہاں کسی حافظ سے کوئی غلطی ہو۔ بھائی اسے توجہ دلانے کے اس پر سندگیری شرعاً کر دیں۔ تو اگلے سال دنیا میں کبھی نماز تراویح نہ پڑھی جاسکے۔ غلطی کا ہو جانا تھا کہ یہ الفاظ ان کے مذہب سے بخکھتی تھے کہ یوگ جو منظوظ ہی تھے۔ کہ خود وغیرہ کرنے کا کوئی موقوذ مل سکے۔ فوراً گھرپڑے ہو گئے اور شور چالنے لگے کہ قرآن کریم غلط پڑھا جا رہا ہے۔ اسیکہ کوئی شہنشہ نہیں کہ ان کے مذہب سے زبرگے بخکھتی تھے کہ یہ ملکا سپر اتنا شور پہنچے کی کوئی وجہ نہیں۔ اتنا کافی تھا کہ ان میں کوئی صاحب کھڑکے ہوئے۔ اور کہہ دیتے۔ کہ قاری صاحب قرآن کے لفاظ پر زخمیں بلکہ زبر ہے۔ تو ہم لوگ انکے مذہب سے ہوئے۔ کیونکہ قرآن کریم کے پڑھنے میں اگر کوئی غلطی کرے تو اس کی اصلاح کر دینا ایک نیکی ہے۔ تمام عالم اسلامی میں یہ طریقہ سے کہ کریمان میں تراویح پڑھا شکلے جمال حفاظ مقرر کے جاتے ہیں۔ دہلی سامع بھی مقرر کے جاتے ہیں۔ تا اگر حافظ کوئی غلطی کر جائے تو اس کی اصلاح کی جائے اگر قرآن کریم پڑھنے میں یہ معمولی سی غلطی لوگی تو یہ قرآن کریم میں تحریف تھی۔ تو کیا جب تراویح پڑھانے دارے حفاظ کے ساتھ تلاوات کے وقت کوئی شخص غلطی نہیں کرتا۔ پھر دنیا میں جو

غلطی کا امکان انسان کے ساتھ کلاہو اپے۔ اور جب کوئی غلطی ہو جائے۔ تو صحیح طریقی یہ ہے کہ اس کی اصلاح کر دی جائے۔ ارادہ اور نیت کے ساتھ حفاظ کے ساتھ سامع مقرر کے دارے حفاظ کے ساتھ تلاوات کے وقت کوئی شخص غلطی نہیں کرتا۔ پھر دنیا میں جو

قرآن کریم حصہ ہیں۔ جن میں کسی زیر برست غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ دہلی میں کہی ایسے لوگ ہیں۔ جو قرآن کریم چھاپتے ہیں۔ بکیا دہلی کے یہ لوگ جنہوں نے ہمارے جلسے میں شور کیا۔ بتا سکتے ہیں کہ وہ ان میں سے کتنوں کے گھر دل پر

تعداد میں آ کر کے سطح پر تصفیہ کر لیتے ہیں۔ اور اپنے زور سے جلد کوئی لوگوں کو سکھاں دیتے ہیں۔ ارادہ پر خوب کرتے ہیں۔ کہ ہم نے اس بات پر خوب کرتے ہیں۔ اسی نتیجے میں آتے۔ امشتعالی بھی یہ سے لوگوں کے لئے کچھ سامان بھی پہنچا دیتا ہے۔ عزیزم مرزا ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم شروع کی۔ تو اسی نتیجے میں آتے۔ امشتعالی بھی یہ سے جلد کے خلاف

کوئی بات نہیں کہی۔ گوہار احمد صاحب نے کہ چارہ بھارے اس جلسے میں تو کہیں۔ مگر ہمارے ان جلسوں میں دوسروں پر اعتماد نہ کا کوئی پہلو نہیں۔ دہلی میں ہمارے جلسے کے اعلان کے بعد

کہی دن دہلی مختلف مقامات پر ایسے جلسے ہو ستے رہے۔ کہ احمدیوں کا یہ جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ اور اشتمار بھی شکن کے لئے۔ بلکہ مکملت کو بھی توجہ دلائی کی جائے۔ کہ جنکہ اس صدر میں ہمارے عقائد کے خلاف باتیں ہوں۔ اس لئے اشتمار پر ہو گا۔ حالانکہ دنیا کے تمام مذاہب کا ایک دسرے کے اختلاف کے اثر میں نیما فرقہ اور مساجد کے مجاہدت کے تھے۔ تو تاہم ہمیں اس وجہ سے بوچی ہے۔ کہ اسے دوسروں کے اختلاف ہوتا ہے۔ مسلمان اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ اسی لئے کہ انہیں ہندو دوں۔ سکھوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں غیرہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے اختلاف سے ہے۔ اور اگر یہ مساجد کے مجاہد نے اسی کے تھے۔ تو قاری صاحب قرآن کے لفاظ پر زخمیں بلکہ زبر ہے۔ تو ہم لوگ پہلے سے ہی تو قاری اور مساجد کے مجاہدت کے تھے۔ تو اسے دوسروں کے اختلاف ہوتا ہے۔ مسلمان اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ اسی لئے کہ انہیں ہندو دوں۔ سکھوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں غیرہ دیگر مذاہب کے لوگوں کے اختلاف سے ہے۔ اور اگر یہ مساجد کے مجاہد نے اسی کے تھے۔ تو قاری صاحب کو مٹا دینا ہو گا۔ اور دنیا کی تھکنی کوئی صداقت نہ پہیل سکے گی۔

بہر حال وہ لوگ پہلے سے ہی ہی ہمارے جلسے کے علاقوں جوش پیدا رہتے تھے۔ اور اسے خراب کرنے کا ارادہ رہتے تھے۔ پہلوں کا عالم طریقہ ہے۔ بلکہ بند دنیا میں قریباً سب تو ہوں یا یہ طریقہ ہے۔ حقیقت کا جگہ اسے دارے بھی کسی ایسا کرتے ہیں کہ جب کوئی جلسہ ان کے غلاف ہو۔ لے دالا ہو۔ تو کثیر

پہلے تو خیال تھا کہ
تُّ تمہیوں کی تعداد
۶۲-۶۵ ہے۔ مگر بعد میں معلوم
ہوا کہ جالیس کے قریب ہے۔ ان
میں سے بعض کی ضربات شدید ہیں۔
جیسے میاں عبدالحیم احمد صاحب کی۔
اور میاں فضل کریم صاحب پراچہ کی۔
ان کے لامچے کی پڑیاں ٹوٹ گئی ہیں۔
چودھری مشتاق احمد صاحب با جوہ
بی۔ اسے ایل۔ ایل۔ لی۔ دافت تحریک
جدید کے بھی سخت پوٹ آئی ہے۔
اور شہری ہے کہ ان کی آنکھ کے پاس
کی پڑی ٹوٹ گئی ہے۔ اب تک دہ سر
نہیں اٹھا سکتے۔ مگر میں اس تمام عرصہ
میں متواتر اپنے آدمیوں کو پیش کر
رہا تھا۔ کہ اپنی بندہ پر بیٹھے رہیں۔
ماریں گھائیں۔ مگر جواب نہ دیں اور
اللہ تعالیٰ کا شکر ہے
کہ دشمن کی جوغز من تھی۔ کہ جلد نہ ہو۔
اور میں تقریر نہ کر سکوں۔ دُہ پوری
نہ ہو سکی۔ اور ہم نے دُعا اور تقریر
کے بعد جسم ختم کیا۔
جب خطرہ بڑھا۔ تو ہم نے
فیصلہ کیا کہ
عورتوں کو

یہاں سے بہرہ کے اندر معموظ مقامات
پر پہنچا دیا جائے۔ پہلے غیر مسلم
اور غیر احمدی خواتین لو پہنچا میں۔
اور پھر احمدی خواتین کو۔ اس کیلئے
لاریاں ملٹگوانی گئیں اور جس جس
جگہ کو عورتوں نے اپنے لئے محفوظ
سمجھا۔ وہاں ان کو پہنچا دیا گی۔ مثلاً
سکھ عورتوں نے کہا۔ ہمیں گوہدارہ
میں پہنچا دیا جائے۔ چنانکہ انکو گورنر دارہ
میں پہنچا دیا گی۔ اور عورتوں کو محفوظ
مقامات پر پہنچا نئے کی وجہ کے
ایک لپی عرصہ تک ہیں جلدہ گاہ
میں انتظار کرنا پڑا۔ مگر

ان لوگوں کی شرافت

کا یہ حال تھا کہ انہوں نے ان
لاریوں پر بھی حملہ کیا۔ جو
عورتوں کو لے جا رہی تھیں۔

جن اس نے گزشتہ اسی سال میں
نہیں دیکھا۔ جب انہوں نے عورتوں
پر حملہ کا ارادہ کیا۔ تو میں نے حکم دیا کہ
ایک سو مضبوط نوجوان چاکر عورتوں کی
جلدہ گاہ کے پار کھڑے ہو گئے ہرہ
دیں۔ عورتوں کا احترام ہمایت صورتی
ادラ بدی ہے۔ اس لئے دی کھڑا ہو
جو مرنا ہانتا ہے۔
بلکہ میں نے یہاں تک کہا کہ اگر تم میں سے
کوئی مرزاہیں جانتے تو وہ ہرگز نہ چا
دہ داپس آجائے۔ اس کی وجہ
میں خود جانے کو تیار ہوں
کیونکہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے مرتا
ہانتا ہوں۔ اس وقت جو

غیر مسلم اور غیر احمدی خواتین
دہاں تھیں۔ ان کے رشتہ داروں نے
کھلا سمجھا۔ کہ ہمیں اپنی مستورات کی نسبت
بہت کھبڑا ہے۔ خطرہ بہت ہے۔

ذکوں انتظام کیا جائے۔ اس پر میں نے
ان کی تسلی کے لئے اعلان کیا۔ کہ اب
فکر نہ کریں۔ اپنی عورتوں کے پہنچے
آپ کی عورتوں کی حفاظت
کریں گے۔ چنانچہ اس امر کے
شاہد ہیں۔ کہ ہم نے وہ وعدہ پورا
کر دیا۔ بعض

غیر احمدی مستورات کیسا تھا میری
بیٹیاں گئیں
اور ان کو گھر پہنچا کر پہرا پے گھر آئیں۔

جب وہ جووم دعاء سے ہٹا
پھر مختلف جہات سے سنگاری
شرزاد ہو گئی۔ اور وہ لوگ آگے
بڑھنے لگے۔ حتیٰ کہ ایک دنہ اتنے
قریب آگئے۔ کہ سیخ کے پاس پتھر
پڑنے لگے۔ یہ وہی موقعہ تھا جب
میں یہ دامار

میاں عبدالحیم احمد صاحب
کے سر پر

چٹ آئی۔ بعد میں ایک رے سے
معلوم ہوا ہے کہ ان کے سر کی
ہڈیاں میں بلکہ سے ٹوٹ چکی ہیں۔
اور حالت خطرناک ہے۔ (حالات
اب تک بھی خطرناک ہے) اسی طرح
اور بھی بہت سے احمدی زخمی ہوئے

کا اس نصف ہٹا۔ کہ
میری تقریر کے دوران میں
وہ کوئی ایسی بات نہ کر سکے کہ تقریر
ٹک جائے۔ لیکن جب مبلغین نے
تقریر پر شروع کیں اور انہوں نے
سمجھا۔ کہ شاید اب ہماری تعداد اتنی
ادراگ مار پڑے۔ تو براشت کرو۔ اور
یہیں ہیں اپنے بھائیوں کی آغاہ
ہو گئی ہے۔ اور آپ کی آدرا ان لوگوں تک
پہنچ پہنچ رہی۔ تب میں نے آدمی مقرر
کئے۔ کہ میری آدازگوہ ہرستے جائیں۔
پھر کہیں جا کر دوستوں کو میری ہدایات
کا علم ہو۔ اور دُہ داپس آئے۔ تو
یہ دُسرے ذمہ دہ ہو گیا۔ اس فتنے کو
بڑھانے کا۔ اس کے بعد ان لوگوں نے
ہنایت ہی ناروا اور ناد جب طرق
اختیار کیا۔ اور ایسی گندی گاہیں دیں۔
جہنیں اس ان بڑا شاستہ نہیں کر سکتے۔
اور یہ محض افسوس تعالیٰ کا فضل اور احسان
تھا۔ کہ اس نے احمدیوں کو ان کے
ہر داشت کرنے کی توفیق دی۔ میں
جب ملکہ گاہ میں داخل ہو۔ تو ایک
آدمی سیخ کے پاس ہی کھڑا تھا۔ میں
جب اس کے پاس سے گزری۔ تو اس
نے زور سے کہا۔ لعنتِ اللہ علی
الکاذبین۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ
تم کاذب ہو۔ اور تم پر اسٹوپیلے اسکے
لعنۃ ہو۔ مگر ایک احمدی نے زور
سے کہا۔ امین۔ اس ان لوگوں کا
شرزاد سے ہی طرق اشغال اگیز
تھا۔ ہم نے پہلے جلدہ گاہ میں شماز پڑھی۔
پھر قرآن کریم کی تلاوت شروع ہوئی۔ مگر
ان سب باتوں سے بھی پہنچے ہے۔ دیگر
آدازگی کیس رہے تھے۔ اس جھگٹے
کے بعد ان لوگوں نے سارے شہر میں
یہ اعلان کیا۔ کہ احمدیوں نے ہم پر حملہ
کر رہے۔ اور لوگوں کو دہاں پہنچا جائیے۔
پسچھے ہو گئے۔ کہ جاروں طرف کے لوگ
اسٹوپیلے اسٹوپیلے اور ساتھ آٹھ ہزار کی
تعداد میں جلدہ گاہ کے ارد گرد جمع
ہو گئے۔ لاڑکانہ سپیکر تو خرابی ہی تھا۔ اسے
ان لوگوں کا شروع ہے۔ شرمساری کا دروازہ
کو خراب کر رہا تھا۔ پھر بھی ہدایات تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور ہم خدا تعالیٰ کا نور اور اسلام کے ارضاء کو لے کر گھروں کو لوٹئے۔ اور اب دنیا خود فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ جیسے ہماری ہوتی یا ہمارے دشمنوں کی۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ

رسول کی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ان کی اہانت کے اعمال پیش ہوتے رہتے ہیں۔ تو کوئی ایسا مسلم بھی ہے جو اپنے دل پر ما تھر رکھ کر کہہ سکے۔ کہ وہ گندہ اور خوش کالیاں جوان لوگوں نے دھلی میں ہمیں دنی ہیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کی جائیں گے۔ تو آپ کامل خوش ہو گا۔ یا اس بات پر کہ طبعی کہ کہ آپ کی امت کھلانے والوں کے اخلاق ایسے گرچے ہیں۔ بلکہ محمد رسول اللہ سلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو یہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اگر یہ کالیاں جوانوں نے ہم کو دیں۔ ان لوگوں کی اذان کے سامنے دیرافتی پیاس۔ تو کیا ان کے دلوں کو خوش ہو گی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا تم لوگ سمجھتے ہو۔ کہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح ان کی کالیوں کو سکر خوش ہوتی ہو گی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کھلانا اور بات ہے۔ مگر ایسے کام کرنا جن سے آپ کی روح خوش ہو۔ اور بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا۔ کیہ کالیاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کافوں میں نہ پڑنے پا گیں۔ تا آپ کے دل سے

ان لوگوں کیلئے اعف

نہ ملکا۔ اور آپ کو ملاں نہ ہو۔ کمیری اُمّت اس قدر گرگی۔ اور مگر اسی میں مستلا ہے۔

مخالف خوش ہیں۔ کہ انوں نے شورش کی۔ پتھر بر سائے۔ اور گا لیاں دیں۔ مگر یہ خوش ہیں۔ کہ ہماری ایک اور حمدانیت مصلحتی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

پیدا ہو گئی۔ وہ اپنے علم گھاہ پر خوش ہے۔ اور ہم اپنے نقطہ نظر سے خوش ہیں۔ وہنے اس بات پر خوش ہے کہ اس نے سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو کر عورتوں کی موڑوں اور لاڑیوں پر حملے کئے۔ مگر یہم خوش ہیں۔ کہ ہمارے چند نوجوانوں نے

ابوہی جانیں پختہ بیویوں پر کھکھ کر در صرف رہنے عورتوں بلکہ نیر احمدی اور قیصر مسلم خورزوں کی بھی حفاظت کی۔ وہ خوش ہیں۔ کہ انوں نے بہت شور چاہیا۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ اس قسم کے ماحول کے باوجود جیکہ ہمارے چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ اشتغالی نے ہم تو مرض دی۔ کہ ہماری آزاد کو خرنہ سنا سکے۔ دشمن خوش ہے کہ اس نے گندی کالیاں دیں۔ ماؤں اور بیجنوں کی خوش اور ٹنڈی کالیاں دیں۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر ایسی کالیاں

سکتی پڑیں۔ وہ خوش ہیں۔ اس لئے کہ اپنے اخلاق کے مطابق انہیں کامیابی بوئی۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرنے میں ہم کامیاب ہوئے۔ وہ اس پر خوش ہیں۔ کہ انوں نے خدا تعالیٰ کی آواز کو دیا بنے کی کوشش کی۔ مگر ہم اس پر خوش ہیں۔ کہ باوجود اس قدر مخالف حالات کے ہم خدا تعالیٰ کی آواز کو پہنچانے میں

کامیاب

ہوئے۔ وہ اس پر خوش ہیں۔ کہ وہ جمال و دولتے کر گھروں کو لوٹئے۔ کہ انوں نے گندی کالیاں دیں۔ پتھر بر سائے۔ اور عورتوں پر حملے کئے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ کامیاب ہم پہنچا سکے۔ اور اپنی عزت ہوئے۔ اور اجان قربان کر کے اشتغالی کی مشیت کو پورا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور اس طرح وہ اغلافات کی پوٹلیاں لے کر اپنے گھروں کو گئے۔

مرنے کے لئے تیار ہو۔ اُسے کوئی نہیں مار سکتا ہیں خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہ سکتا ہوں۔ کہ یہ سات آٹھ ہزار آدمی نہیں۔ اگر

دلہی کے تمام لوگ بھی ہم پر حملہ کرتے تو ہم خدا تعالیٰ کے فضل کے ہمان کو بھگا دیتے۔ مگر ہم نے پوئیس کے کام میں داخل دینا پسند نہ کیا۔ جب عورتوں کی لاڑیوں پر انوں نے حملہ کیا۔ تو وہاں احمدیوں نے مقابلہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے

چند ادھمی سینکڑوں کو ہجھکار لئے

فیر سلم اور نیر احمدی خاتم کونٹھ کا بہت احساس تھا۔ بین تو چھڑ کی حفاظت کا مصلح گیس۔ مگر اس وقت

احمدی خورزوں نے

بھی بہت ہماری دھکائی اور ان کے ارادگرد قفار باندھ کر ھٹکی ہو گئیں۔ اور کہا۔ کہ آپ گھبائیں نہیں۔ اگر کوئی اندر آیا ہمیں تو ہم متا بڑ کریں۔ تو اسی کے ساتھ چند ایک ذہنیت کے مقابلہ کیا۔

کی الہیہ صاحبہ

بھی عذر میں مخفیں۔ ان کو جب موڑیں پہنچایا گیا۔ تو ان کے ایک طرف یہی لڑکی میں گئی۔ اور دوسری طرف ایک اور غیر احمدی خورزوں جو بہادر دل کی تھیں۔ تا اگر باہر سے پنځہ

وغیرہ آئیں تو ان کو نہ لگیں۔ اور اس طرح موڑیں پہنچا کر ان کو گھر پہنچایا گیا۔ تو اسے تھی کہ فضل سے اس موقعر پور توں نے بھی ثابت کر دیا۔ کہ اگر موقع آئے تو وہ

جان دینے سے دریغ نہیں

کرتیں۔ بہر حال راست تک پیشہ فررو و شرپوتا رکھتا۔ اور خوبی میں اسی طرح افسوسوں سے کھلا جیجا۔ کہ اب ہم نے جانا ہے۔ کیا آپ لوگ ہمارے لئے بستہ بنادیں گے۔ یا ہم خود بن لیں؟ اسنوں سننے کہا۔ کہ ہم خود آپ لوگ کو بخفاہت پہنچائیں گے۔ چنانچہ یوں میں گارہ ہمارے آدمیوں کے آنگے پیچھے ہو کر اتنیں مخفون چل گئے۔ پہنچا آئی۔

پہنچنے آیک لاری جسیں عورتیں قصیں انہوں نے اس کے آگے لاٹھیاں وغیرہ رکھ کر رکھ کی مگری چوخ جانتا تھا۔ کہ یہ لوگ ایسے اخلاق کے ماتا ہیں۔ اسے میں ہر لاری کے ساتھ محافظت کے قابلہ کیا۔

بھوئے کا حکم دیا تھا۔ جب لاری رک گئی تو انہوں نے بے تھا شاپتھر بر سائے شروع کر دی۔ ان حملیوں میں بھی ہمارے بسن وجہان زخمی ہوتے۔ اور بعض تو جب واپس آئے تو

سرے پاؤں تک خون میں

نہائے ہوئے

تجھہ مگر اس موقع پر کمی انتہا لے لے داش کو یہ بتا دیا۔ کہ گواہی سب کرنے پر خواہ مخواہ ہمیکا جائے

حسوس صاحب عورتوں کی حفاظت کا مصلح ہو۔ تو وہ دوسرے تھیں۔ اسی سلسلہ میں یہیں ہنروریس نے ڈاکٹر طیف صاحب کو سنبھایا کہ میں موڑ کر جارہا تھا کہ سامنے

سے ایک لاری آتی دھکی۔ جس میں سورتیں نہیں۔ کئی سو ادمیوں کا یہیں۔ اگر کوئی اندر آیا ہمیں تو پڑھا۔ اور لاری کو روک دیا۔ لاری کے ساتھ چند ایک ذہنیت نے۔ جب بھوم

نے لاری کو روکا۔ تو میں نے خیال کیا کہ اسے ان جوانوں کی خیر نہیں۔ ہجوم نے پختھر سے شروع کئے۔ مگر میں دیکھتے دیکھتے پانچ سات ذہنیت کے زور سے آئے اور انوں نے

سینکڑوں لوگوں کا مقابلہ

کیا۔ میں یہ دیکھ کر چران تھا۔ او مجھتا تھا۔ کہ نوجوان مارے جائیں گے۔ مگر اجھی دو تین مشتی بھی زگزرا تھے کہ نینا۔ نے دیکھا۔ وہ بھوم

دھیڑوں کی طرح

بے اشباح کا جامہ تھا۔ اسی طرح اس اور لاری اور اس کے عاقلا ملکت ازرام سے اپنی دل رقصوں کی طرف جارہے تھے۔ بات یہ ہے کہ ہم اسی طرح خاصوں سے خاصوں دیکھتے۔ اور کوئی اسی طرح کا کام ایسے نہیں۔ اسی طرح کی طرف جارہے تھے۔ ورنہ تیسی بات ہے کہ نیمار کی جما عستیں پہنچانے پڑتے۔ اور اسی طرح کی طرف جارہے تھے۔ وہ مزاجی

وہی کے لوگ تپھرہ مارتے۔ بلکہ درود پیشے
والے ہوتے۔ اس لئے رہتوں کو جاہیز
کچھ سے بھی زیادہ سخت کے ساتھ
احمدیت کی شبیخ

میں لگ جائیں۔ میں لامبی طور کی حادثت کو
تبیخ کی طرف توجیہ دلکرازیاں کرتے اور وہاں
حقورے ہی عرصہ میں کمی لوگوں نے معیت کی ہے
حالانکہ بھروسے طور پر اور باقاعدہ کام شروع
نہیں کیا گیا۔ آخر ہام دست پوری کوشش
سے حکام کریں تو احمدیت کے نفل سے
سال دو سال میں ترقی و تکمیل پیدا ہو سکتا ہے
اور حالات سدھ رکھتے ہیں۔ پس دوستون
کو جاہیز کر تریب ترین عرصہ میں

احمدیت کو کھیلانے میں
اپنی ساری توجیہات کو رکھا دیں۔ اگر وہ اپنی
کریں تو احمدیت کے کام میں سولت
پیدا کرے گا۔ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے
اور جب ہم اسے کرنے میں گئے تو خدا تعالیٰ
کی ہیرت خود بخود جو شیش میں آئے گی کہ
میرے نبی سے میرا حکام کر رہے ہیں۔ رب
فرستہ ۲ سال سے اتریں گے۔ اور اس کام
کو ہاتھ میں لے لے گی۔ اور تھوڑی سی کوشش
شاہزاد کرنٹ لارج

میں پیاسی ہوں گے۔ میں نے دوستوں کو یار بیار
اس طرف فوج دلائی ہے مگر اپنی انہیں پوری طرح
اکا احساس نہیں ہوا۔ اور جو عدت نے
محبوبی حیثیت سے

کوئی کوشش نہیں کی۔ ۲۰ جن میں دیادہ نہیں
پیدا کرنا۔ کیونکہ دلی سے اپنی پرستہ میں
محبوب الفضل ایسا کا جلد ہوا۔ اور اسے بال جو
رہے اس سلسلے مکمل سے بول رہا ہیں۔ اور پھر
صحتیوں پر میں اتفاق دفعہ بول پکا ہوں۔ اتنی
دفعہ توجیہ دلائچاہوں کو دیا ہوئے کی مزورت
شیخ۔ اور قرآن کریم میں یہ یعنی دھرم
سے میان پورچا ہے۔ پس اپنی کوششوں کو تبریز
خدا تعالیٰ پاہتہ کے کہ اس کے نبی سے اس کی طرف
والمیں آئیں۔ اپنے لوگوں نے اتر اور کیا ہے کہ

دن کو دنیا پر مستعد

کر لے گی۔ اس لئے مستدیاں رکھ کر دیں
اور ارادت دن اس کام میں لگ جائیں۔ اپنی
جان اور اپنے اموال اس کام میں لگا دیں تا
خدا تعالیٰ کا لوز جلد سے جلد دیا جائیں جیلے

دیجی بات جو حضرت سیح موعود علیہ السلام کو
۲۰ سال قبل دکھانی کی تھی جیسے سے جسد
درد قیل آپکے اکیس بروپر کو دکھانی کی تھی جس کے
اثارہ تھے۔ اس امر کی طرف کے اس

پشتیگوئی کے پورا ہونے کا وقت
اگر کوئی ہے تو ہمارے لئے ہر حال ہی خوشی ہی
خوشی ہے ۵

ہر پلٹی قوم راحت دادہ اند
زیر آں گنج کرم سنبادہ اند
اسی طرف اس فنادے ذریعے سے
لے میرا اکیم الہام بھی پورا ہوا

جو دہلی کے جلسے سے چند دن پہلے ہوا تھا۔
جو یہے بید اللہ فنوف

**اید بکھم خدا کا ہاتھ ان کے
ہاتھوں کے اوپر اسیں مہربی جزوی
تھی تھی کہ حلیہ کے فنادے کے موافق پر**

چننا حمدی سنتیکر ٹوں پر کھاری
تابت ہوں گے۔ اور ہر جگہ ان کو تھوڑی ہیں
لیکہ کہ جہاں ان کو لٹوٹا پڑے گا۔ دہلی خدا تعالیٰ
کا ہاتھ ان کی مدد کے لئے ان کے ساتھ لٹھے گا

چنانچہ جلد پر جن لوگوں نے یہ نظارہ دیکھ
کر کس طرح صورت کے موافق پر جب احمدی
آگے ہو۔ اور یہ روپا بتاتا ہے کہ قادیانی میں

ہی ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثل

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مثل
ہوں گے۔ اور جن کا دہلی جا اور دہلی سلام
کا جانا اور صحیح و سالم واپس پہنچنا ہو گا۔

پھر رسول کو تمصلہ اسے علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ المومن تیری آدمی کی لکھ۔ جس

روز میں نے دہلی جانا تھا اسی روپا سے
اکی دنہ قبل خلیفہ صلاح الدین حاصل
کاظم بھے دہلی سے ملا کر ہی تھے تو۔

دیکھا ہے کہ قادیانی سے خیر ہے۔ کہ

**خلیفہ اسرع
نگینہ سے بخیریت واپس**

قادیانی پہنچ گئے ہیں۔ ہنگینہ انگوٹھی کے
مزکوں میں ہوتا ہے۔ اور دہلی ہندوستان کا
مذکوری شہر ہے۔ جنہی کو ہندوستان میں

کے نفل سے جھے اکی بھی نہیں لگا کس غرض
یہ اکی پتھری تھی۔ جس میں تباہا گیا تھا اسے کسکے
حضرت سیح موعود علیہ السلام کا بھائی شیل
دہلی جلے گا۔ اور دشمن اسکو سڑھا جائے کہ دہلی

کو شہر کے لیکن اللہ تعالیٰ نے اسے کامان
ہیں اور ایمان میں ترین کامان

اللہ تعالیٰ نے اسے کامان میں ترین کامان
کو شہر کے لیکن اللہ تعالیٰ اور صلحانی صحیحیاً

(تذکرہ ۵۳) یعنی اللہ تعالیٰ کا کامی
کچھ فرما دا دشمن کے جلے سے صحیح و سالم
بیکار واپس نہ آیا۔ اسی کام کے بعد

حضرت سیح موعود علیہ السلام دہلی تشریعت
نے بھی نہیں لگئے۔ ۲۰ خری سفر جو ۲۰ پنچے
دہلی کی طرف کیا رہا۔ ۲۰ خری کامی کا ہے

تو یہ اکی پشتیگوئی تھی جس کا مطلب یہ
کہ قادیانی کو میلہ دی جائے گا۔

اپ کا مشیل دہلی جائے گا۔
وہ اپنے پتھر اکیں گے جو سٹنگیاری کی تھی

یہ دراصل محمد پر تھی۔ یہے مدد اور قاتل
نے حضرت سیح موعود علیہ السلام کی مدد پر بھجا
ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اپ کو

یعنی اپ کے مذکور کو صحیح و سالم واپس قادیانی
لے آئے گا۔ پس جو کچھ ہوا اس میں اس

ہماری فتح اور کامیابی
ہے۔ سلسلہ کی صد اوقات کا اکی ثابتت

ہے۔ اور حضرت سیح موعود علیہ السلام
کے مامور من اندھا اور ہدایات تعالیٰ کا پیسا را
سوئے کا اکی ثبوت ہے۔ اور پتھر جو دہ

لوگ ہم پارہ ہے تھے۔ وہ الحمد لله
اللہی اور صلحانی صحیحیاً کی صد اوقات

کی کوئی وسے رہا تھا اور پھر تھا
اس امر کا کہ حضرت سیح موعود علیہ السلام
اہدی تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور خدا تعالیٰ

اپ سے ہم کلام ہوتا تھا۔ یہ جو کہا گیا
کہ جھے صحیح و سالم واپس پہنچاری۔ اس
کا مطلب یہ ہے کہ بعض دہرسوں کو افغان
پہنچے گا۔ مگر ان لوگوں کی اصل غرض تو
جھے انسان پہنچانا تھی۔ لیکن جیسا
سیاں لکوٹ کے میکر اؤ میں تین پتھر جمعی
بھی آگئے تھے۔ دہلی میں ہند تعالیٰ

خدا م الاحمدیہ کی اہمیت

مسنون حجہ پیدا کی مزدوری ہے۔ مگر کسی ذمہ داری کو ادا نہیں کیا جاسکتا جب تک اس کی اہمیت معلوم اور جوں نہ ہو۔ قائمین اور زعماء کو چاہئے کہ وہ خدام کو ان کی ذمہ داری پا کا احساس دلاتے ہیں۔ اور ان کے ادارے کے علاوہ اس مجلس کے مقابلين اجتماعی پر و گرام میں باقاعدہ شامل ہوتے اور انفرادی خدمات کے ادارے کی تلقین ذریعہ رہیں۔ بازار کی تلقین اور تاکید گرا چیز پر باید میں آسمہ آہستہ ضرور بلند فطرت پیدا کری ہے۔

حکاکار مکالم عطا وال الرحمن معمتم مجلس خدام الاحمدیہ

پہنچ مطلعوب ہے

عبدالتعیم صاحب ولد محمد پاہی صاحب بھکانی ساکن ہوت پر ضلع راجہ ہی بھکان کا موجود ایڈریس دکاریے۔ مذکوری ذمہ داری ہے۔ جس سے قوہ دفتر پر اکران کے موجودہ ایڈریسے الامام دین

"میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دولی میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ اس طرح نکلا جائے۔ نہ رسول دولی میں دفن جو حقیقی ہے۔ آئنے دھے ہمارے دولی میں دفن سے تکلیف وہ ہماری اولاد کے دولی ہیں دفن ہو اور پسون ان کی اولاد کے دولی ہیں۔ یہاں تک کہ تعلیم ہم سے والبستہ ہو جائے۔

ہمارے دول کے ساتھ جو حقیقی ہے۔ اور

ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے

مفید اور بار بکھر سکتے ہو۔"

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی عرض اور تعلیم

کے اس ارشاد سے واضح ہے۔ اسے

ان علم کو ادا حدیث کی اس تعلیم کو مکمل طور

پر نہ صرف حامل کرنا ہے۔ بلکہ اس کو مبینہ

کرنے کے حقوق رکھنا ہے۔ اور بھرا اس کو

آئندہ آنے والی من کے پر درکار ہے۔

چنانچہ ہم پر مخصوص ذمہ داری ہے۔ جس سے

صحیح طور پر عہدہ برآ جائے کے لئے ایک

محترم جدید کے تبلیغی مرکزی فنڈ کی قسط اور احمدیہ

محترم جدید کے مالی جمادات ہو شخص شمولیت کی معاویت رکھتا ہے اسے معلوم ہو کاکہ محترم جدید کے فنڈ کی فرست اول میں آئنے کی کوشش کی مگر با جارہا ہے۔ جسے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک ملکہ سو نہیں کی دوسری فرست میں آنے کے لئے ابھی سے ماحل پیدا ہے اور قبیل اس کے اسلامی کا دن آئے اس کا سال دھم کا صدہ سو نہیں کی مرکزی میں درہل پر چکا ہو۔ پس وہ احباب جو اب تک سال دھم پورا نہیں کر سکے۔ وہ اس دوسری فرست میں آنے کی پوری جدوجہدی کی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس نے ایک کیمیجن لوگوں کا حصہ ہو گا۔ قبیل اس سے کو المدعای قیامت تک تو اسے علازی کارہے گا۔

۱۔ مذکوری تبلیغی فنڈ کی خفظ ۱۳۲۷ھ

مرور انسیا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت مددی مختلط پاک پیدھی کی

حدیث کے نہواری خبر شستہ ہی تم پر فرض ہے کہ اس کی وجہت میں داخل ہو جاؤ خواہ بہت پر گھسنے کے لیے جلتا پڑے۔ (مسلم)

جے ایسے بھت تاکیدی تھم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ مقدمہ پر ہی پہنچ دیتا گوئے اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پڑیا۔ اس کی آسان راہ ہے کہ ۲۰ پاپے ۱۵ سال کے غیر احمدی وغیر مسلم اصحاب کے ہر پیکے ساتھ چار آنے کے مکث روشنہ کریں۔ اور خاکاریہ خداست جیسا اسے کو حافظ ہے۔

محمد اللہ دین سکندر آباد (دکن)

باغات قادیان کے خدا آم کی سیلامی

اشاعر اشد قادیان کے مندرجہ ذیل چار عدد باغات کے خراام کی سیلامی یروز اتوار مورخہ ۱۷ ربیعہ ۲۷ قلعة بوقت ساعتھے قین بنکے بعد و پھر گستہ ماوس محلہ دار الانوار قادیان میں ہو گی۔ فروخت شرحبی صرفی بالکانی یا تو بدربیعہ نیلامی یا گویا یا پلدریعہ مشترک۔ شرائط اور حسین و عینہ کا فیصلہ موقع پر سنا دیا جائے گا۔ خواہندسا صحاب تشریعت لا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور بھرپور گاہ کہ کچھ وقت پہلے آ کر پھل کی حالت اچھی طرح دیکھیں اور شرائط معلوم کر لیں۔ جملہ صحبت اسی وقت سب کی اسب لقدر وصول کر لی جائے گی۔ باغات قابل فروخت یہ ہیں (۱) احمدیہ (۲) فارم (۳) باغ کوئی بیت الحجر (۴) باغ تحقی دام، چھوٹا باغ تحقی خاک

محمد صادق خزار عالم حضرت معاویہ پر اور ان قادیان

مسنونہ کوشاہی

مسنونہ تھوائیں کیا فرماتی ہیں؟ ہذا ہزار یعنی ۷۰ میں تھری گلکھ بیکم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ آپکو مت ہتھ کا دیبا برا۔ لہذا تو اولہ والی ایک درجی اور شیخیں بذریعہ وی پی رواد فرما کر مکث کیے گئے۔ (۲) چنان شاہدی صدھ پر پیلی گونٹ کا کلکھ بریلی تحریر فرمائی ہی کہ کچھ عرصہ بھائی خدا کا عصیا نہ ہو تو استھانی کیا تھا اور اسی مجھے بہت فائدہ پڑا۔ لہذا وہ مہریاں فرما دیں۔ وہ اور تریعہ دی۔ پھر بھت بڑا شوالی مکث کیے گئے۔ دنیا مان گئی ہے کہ منفعت بصر کرے۔ جن، بولا، جالا، خارش پشم، پانی سنا، دھنہ، فبار پر بال، ناگون، گو بالجی، روز، دشکوئی، ابتدائی خیال پنداہ، غیرہ غریبیں مہارا یہ تو قیصر جد اور ملک حشم کے لئے اکیس ہے۔ بوک جنی اور خوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں وہ بچاۓ ہی پی اندر کو انہی بیتھنے کے لئے تیجت فی اول دو پیٹے اکھی کے مکھوں کا

اجمیٰ۔ غلام ابی ملیک شاہ - کجھ - لامپر

سرت پشنل کافت شائٹ

جن احباب کا چندہ ہو جائے تھا اسی کو
ختم ہوتا ہے ان کے پڑکی بیٹھوں پر سرت پشن کا
ٹھنگان لگایا جا رہا ہے۔ احباب خواہ اندرونیہ
منی آرڈر رقم ارسال فرمانیں صبجوں نے روم
وصولی چندہ ہر زیری کو پی ارسال
سینی کے
(منیر الفضل)

دیواریں گا۔ اوس پر بھی یہ وصیت
حاوی بیکی۔ سیرے مرے پر اگر اس
جایب ادا کے علاوہ کوئی اور جایہ بیدار ہو
تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی بیکی۔ مسبلے
۹۰۔ ۳۰ روپے میں اس وقت نقد ادا کرتا
ہوں۔ اور باقی ۱۵۰ میں بالاقاط ادا کر
دوں گا۔ العبد حیل الدین موصی تعلم حوزہ
گواہ است۔ بلکہ حیدر علی کفرک ملکہ دی
اکونش لاہور چکاوی
گواہ است۔ (چودھری) محمد بدر الدین

گواہ شد۔ محمد شفیع برادر سو صی -
گواہ است۔ علی محمد نو صی و حابی
۱۳۵۳ھ کے علی الدین ولد میاں عزیز دنی

عما حب قوم سر ہو۔ پیش طیا میت عمر ۹۲

سال تاریخ ۱۳۹۸ھ میں میاں ۱۴۷
ڈاک خاتہ مغلیب رضیع لاہور چکاوی ہر شد

حوالہ مجاہد اور اکاہ آج تاریخ ۱۳۶۳ھ

حسب ذیل وصیت کرتا ہے کہ میری حاکمیاد

حسب ذیل ہے۔ ایک مکان دا کجھ مغلیب

گلی علاحدہ حسن اشریف میں ہے جس کی نعمت

انداز ۱۳۵۰ میں ہے۔ اور تقبیہ مکان

کوئی نہیں۔ اس وقت میری تقبیہ میاں اور

تھواہ ۱۳۷۰ روپے میں پر بھر کی جوین

کرتا ہے۔ اپنی پاہوار آمد کا بہ

حصہ داخل خزانہ کرتا ہوں گا۔ اور اگر کوئی اور

حاسیڈ اپدیاں کو اس کی اطلاع جیسی کار

پرداز کو دیتا ہوں گا۔ اوس پر بھی یہ وصیت

حاوی بیکی۔ نبیز میرے منہ کے وقت سر اسجدہ

ستونکہ تباہت ہو۔ اس کے عبی فحصہ کی ماں

صلدابن الحمدی قادیانی بیکی۔

وصیتیں

بوزٹ۔ وصالا قبل مغلیب اس لئے تائی

کی جاتی میں کہ اگر بیکی کو کوئی امور اپنے تو وہ دنگر کو

مشتعل کر دے۔ سیکندر شری بیشی میرہ

۱۳۵۱ھ مکار کیہ احمد ولد اللہ داد خا

لادب قوم راجپوت بیکی پیشہ ملائیت قلعہ

سال پیدائشی امیری میاں ہے میں ۱۳۷۰ کا

خاص خلیل گورہ اسپور تباہی پوش و حواس

بلاجبرہ اگراہ آج تاریخ ۱۳۶۱ ۱۴ جسی دین

وصیت کرتا ہوں۔ میری جایہ بیدار اس وقت

کوئی نہیں۔ اس وقت میری تقبیہ میاں اور

تھواہ ۱۳۷۰ روپے میں پر بھر کی جوین

کرتا ہے۔ اپنی پاہوار آمد کا بہ

حصہ داخل خزانہ کرتا ہوں گا۔ اور اگر کوئی اور

حاسیڈ اپدیاں کو اس کی اطلاع جیسی کار

پرداز کو دیتا ہوں گا۔ اوس پر بھی یہ وصیت

حاوی بیکی۔ نبیز میرے منہ کے وقت سر اسجدہ

ستونکہ تباہت ہو۔ اس کے عبی فحصہ کی ماں

صلدابن الحمدی قادیانی بیکی۔

العید بیٹھرا جلد ملازم موڑی

فارمہ ولیم ریلوے

سپارٹنیٹ سروس کمپنی لامہ

بندیہ نویں پہلی اعلان کی جاتا ہے۔ کہ
کمپنی میں مشترکہ مختلف سپارٹنیٹ اسوسیکی
کمپنی کو تجویز کر دے پر بھادی اگی ہے۔
رجہ کے دعاں کے میں یکین پوری تجویز
چالیں روپے کی کم کے کم مقادیر ریاہ نہیں

پنجاب کی حیرت انگریز ایجاد سرے عفرانی

گلریں اور دلگیر امراض جنم کئے لائیں یا جو

گلرے خانہ نہیں بدل پا پڑے اس کے استعمال سے

بہت جلد دو ہو جاتے ہیں۔ لگارے ہی بیت

کی ادراض قیم تر ہیں۔ میں میسے آنکھیں سرخیں ہیں

خارق۔ ۲۔ لگارے کو کمی میں کھلنا وغیرہ لکڑیں

کی ہیں ابھی کی دیس سے اتھے۔ اس موز کا درجہ

نیکات حاصل کرنے کے ۲۔ پ سرہ زعفرانی ایتھا

لکن، نعمت فی تو دین روپے سیکیاں دھنہوڑاں

یہ موز بدرار المشتہ۔

محفرہ کاربالک مجنون سور

ریلوے روپ۔ قادیانی

مزیاق کیس

کھانی نزلہ درود سر سبیق۔ محمد اور

ساتپ کے کارنے کے لئے دا سال کا کاشی

ہر گوہیں اس دوا کا ہونا ضروری ہے

نیتی فی شیشی تے دریانی شیشی ہمہ

جھوٹی شیشی اار طلنے کا پسند نہ

دوا خانہ خیزت خلق قادیانی

حرارت

استھان کا جوہر

بیوستہ رات استھان کے رعنیں مبتلا ہوں یا جن کے بچھی عمری نوت بہ جاتے ہیں انکھیں

بیکھر اجڑہ نہیت غیر مرتبا ہے تھیم نظم حان تا اگر حضرت مولیٰ قورالدین صاحب خیفہ ایس

اول ہے ثابی طبیب رکار جیوں دکنیتے ۲۔ پ کا بچھی نرم زبودہ نہیت تیار کیا ہے حب افڑہ۔ سبڑہ

کے استھان سے بچھی نرم فصلہ رت تسلیت اور اخڑکے اثرات سے محنڈ پیدا ہوتے ہیں۔ اخڑکے

مرضیوں کو اس دوا کے استھان میں دیر کرنا ہوتا ہے۔ نعمت فی نیڈھم مکمل خوارک گیا رہ قدرہ ایس

ٹکوئے پر بارہ روپے۔

حکم نظامیہ وان شاگرد حضرت مولانا قورالدین خلیفۃ المسیح اعلیٰ رضی اللہ عنہ

دوا خانہ معین الصحت قادیانی

تفضل ہو چکا ہے کہ جا پائیں گے پس پچھے
ہٹنے کا رستہ کٹ گیا۔ اکھوں کے حواز
پر سو ہیوں ہندوستانی فوج نے دشمن کو
بہت سا جانی نقصان پہنچایا۔ شمال پر جا کے
محاذ پر بہادری دکھانے کی وجہ سات
چینی سپا ہیوں کو صدر روز دیکھ کی طرف
سے تخفی غفار کئے گئے ہیں۔

قاہرہ ہر مری۔ ایک سرکاری اعلان
میں بتایا گیا ہے کہ برطانی سپا ہیوں کے
ایک دست نے کریٹ کے جزوہ پر جھاپ
مارا۔ اور ہاں کے جرم کا نذر کو خوفناک
کر لیا۔ یہ جشنی پہلے روس میں ایک فوج
کی کمانڈ کرتا تھا۔ یہاں پر مقامی لوگوں
کی مدد کے بغیر مارا گھپا تھا۔

لندن ہر مری۔ امارت بھرپور کے
ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ پچھلے دنوں
برطانی آب دوزدی نے بھیرہ روم اور
بھیرہ ایکھیں میں ۲۲ جرم جہاڑا بوڑھے
اور سات کو نقصان پہنچایا۔ ان میں سے
زیادہ تر پڑول لے جا رہے تھے۔

لندن ہر مری۔ پرسوں رات روکی
بمبادری نے پولینڈ میں دارسا سے ۱۵۰
میل مشرق میں ایک بہت بڑے ریوے
جتکش پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ ست و
مقامات پر آگ بھڑک اٹھی اور پڑے
زور کے دھاکے ہوئے۔ میدانِ لڑائی
کا ذر در دس میں دھم کا بوڑھا ہوا ہے۔ وہی
محاذ پر بڑے زور کی لڑائی جلد شروع
ہوئے کام امکان ہے۔

لندن ہر مری۔ نا ابادیات کے
بڑے وزارم کی جو کانفرنس ہیاں ہو رہی،
اس کا مقصد جہاں دشمنوں کے خلاف لڑائی
کو کامیابی سے چلانے کے طریقوں پر غور کرنا
ہے۔ ہاں یہی ہے کہ نا ابادیاں کو لوگوں
کے تحد و تعیہ کی ترقی کے ذریعہ پر غور کیا
جاتے۔ ملک نظم اور ملک مظہر کی طرف سے
کل راستہ چار بڑے وزارم یعنی سرکاری اعلان پر
کنگ۔ جنرل سٹنس۔ سرکرٹن اور سر
فرمودر کو کھانے پر مدعا کیا۔ ہمارا جو کشمکش
سر فرمودر خان اُن بھی اس میں مدعا تھی۔

دلہی ہر مری۔ حکومت ہند کے مشورہ
سے اور گورنمنٹ نے اپنے حصے صورت کے
گواہ بنا دی۔ احجازت دیدی ہے۔ گھوٹ پنواب

تازہ اور ستروری خبروں کا تحلیل

ایوان پارلیمنٹ کے سامنے گولی چلنے کا
جادو پیش آیا۔ ابھی میں ۵ اشخاص باک
اور ۲۰۰ مجرموں ہوئے۔ لبنان کی فوجوں نے
صورت حالات پر قابو پالا ہے۔ نساد بپا
کرنے والوں میں سے ۱۰۰ کے زیادہ آدمی

گزندار کر لئے گئے۔ سیالکوٹ کمی۔ سردار شوکت عیاں
تے پرانی تقریب میں کہا ہے میں سلم بیگ کا معمول
سپاہی ہوں اور مسلمانوں کے لئے ہر قربانی
کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں اب وزارت
سے آزاد ہو گی ہوں اور اپنے آپ کو قائدِ عظم
اور سلم قوم کے سامنے قائم قائدِ عظم اور قوم خذیلہ
ستقبل کے مقام قائدِ عظم اور قوم خذیلہ
کرے گی۔

قاہرہ ہر مری۔ عرب نیوز اجنبی نے اطلاع
دی ہے کہ انہیں بیشل ڈیفنیس کونسل کے
چند ایک محترمہ تیس دن کا دورہ کرنے کے بعد
مشرق و سلطنتی ہوئے گئے ہیں۔ پرنسپر احمد شاہ
ایم۔ ایل۔ اے۔ (پی۔ پی۔) اس فدکی قیادت کر
رہے ہیں۔ دفعہ قاہرہ سے عالمہ سیت القہب
ہو گیا ہے۔ جہاں سے دہ شام۔ عراق اور
ایران جائے گا۔

کلکتہ کمی۔ سر ایڈرڈ نیتحال دار
ٹرانسپورٹ محبر نے ایک تقریب کرنے ہوئے
کہا۔ ہندوستان میں بیلوے انجمن بنانے
کی پوری کوشش کی جلے گی اگرچہ سوت
بایہر سے اجنبی منگھائے جا رہے ہیں۔ لیکن
جنگ کے بعد اس کا اثر حکومت کی صفتی
لیکم پر نہیں پڑے گا۔

قاہرہ ہر مری۔ ہمارا جو کنور تھدے اپنی
ریاست کی فوج کو دیکھنے کے لئے ملکیٹ
بچھ گئے ہیں۔

دلہی ہر مری۔ ایک سرکاری اعلان پر
ہے کہ کوہیا کے اندر کی بہادری فوج نے
اپنے سور چوں کو اگے بڑھایا ہے۔ جہاں
فوج کے خوف کی وجہ سے عایاں کیا تھا۔
اپنے دستوں کو شہر کے اندر اکٹھا کر رہا
ہے۔ دیواروں ردد کے اس اتحادی اخراج
آخری حد تھے۔ صفحہ سندھاں پر ہیں۔
اس علاقہ میں ایک ایسے کاوش پر سماں ا

نقصان پہنچا گی۔ بیش پور کے محاذ پر دشمن
کے جوابی حملوں کا موثر جواب دیا گیا۔ اور
مرکب کے ایک روکاوٹ مورکی گئی۔
کالا ڈاٹن میں دشمن کی بعض چوکیوں پر بقاعدہ
کریا گیا۔ ملکیا میں دشمن کے رسید کے
ذغاڑ پر بڑی سخت بھاری کی گئی۔ مانڈلے
کے شمال کی طرف بھی کامیاب ہوا۔ جملے
کرے گئے۔

سیالکوٹ کمی۔ سردار شوکت عیاں
تے پرانی تقریب میں کہا ہے میں سلم بیگ کا معمول
سپاہی ہوں اور مسلمانوں کے لئے ہر قربانی
کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں اب وزارت
سے آزاد ہو گی ہوں اور اپنے آپ کو قائدِ عظم
اور سلم قوم کے سامنے قائم قائدِ عظم اور قوم خذیلہ
کی غرض کے لئے پونا آ رہے ہیں۔

سیالکوٹ کمی۔ سردار شوکت عیاں
تقریب کرتے ہوئے دزیرِ اعظم بخار کے
بیان پر نکتہ مبنی کی۔ آپنے کہا۔ ملک
حضرت عیاں نے جو بیان دیا ہے۔ دہ
بالکل غیر متعلق ہے۔ یہ غلط ہے کہ سکندر
جناح پیٹ کی رو سے یہ معاهدہ کیا گی
تھا۔ کہ بجا کے اندر وی معاہدات میں قلات
ہنسی کی جائے گی۔ آپنے ملک خضر حساتے
دو یہ کوچکیں کیا تو ملک خضر حساتے
یونیٹ نام کا بالکل خاتمه کر دیا چاہتا
ہوں۔ اور اس کے بعد اس کا جنازہ اٹھاتے
ہیں۔ دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اسوقت تک
اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

جب تک کہ سلماں مخدن نہ ہو جائیں۔ سلم بیگ
جنگی مساعی میں حکومت کو پریشان نہیں کرنا
چاہتی۔ یہ سراسر حمبوٹ ہے کہ سلم بیگ
جنگی مساعی میں روڑا امکا کر سرکلی پھیلانا
چاہتی ہے۔

بدھی ہر مری۔ جا پائیں گے پندرہویں
فوج کے کاٹر نے کچھ عرصہ پیشتر اپنی فوج
کے نام ایک حکم جاری کیا تھا۔ جو اس اتحادی
فوج کے لئے اچھا ہاگیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے
کہ جاپانی فوج اب ایک ایسے مقام پر پہنچ
گئی ہے۔ کہ اسے کوئی شکست نہیں
دے سکتا۔ وہ دن قریب ہے۔ جب
جاپان اس اتحادی اخراج کر سکے گا۔ کہ اسے
ہندوستان میں نکل فوج ماضل ہوئی ہے۔
بیرونیت ہر مری۔ کل اطلاع ملی ہجی کہ

وہی کمی۔ ایک سرکاری اعلان پر
ہے کہ حکومت ہند کے فنسٹ بھر سر جو
ریز میں عنقریپ سیشل ڈیوٹی پر انگلستان
جاری ہے ہیں۔ مسٹر سی۔ ای۔ جوزہ سیکرٹری
فناں ڈیپارٹمنٹ ان کی بلکہ ایگر میکوں کو سیکھ
عافیتی ممبر ہوں گے۔

لندن ہر مری۔ اتحادی طیاروں نے
دشمن کے ٹھکانوں پر تین زور کے حملے
کئے۔ ایک حملہ پر سرکاری طیاروں نے
کے ایک ذخیرہ پر کیا گیا۔ بھیرہ روم کے
ہواں پر بڑی طرفے نے جنوب اور میگان پر
گزندشت کی راتوں کی طرح جملے جاری رکھے۔
بھیرہ ایڈریاٹک کے شان مشرقی کے نامے
پر بھی ہے کہ۔ خشی پر صرف گشتی
سرگر میں جاری رہیں۔ انزیلی کے محاذ پر
فریقین کی توپیں صورت دیں۔

لندن ہر مری۔ آج سے یہاں نو
آبادیات کے وزراء کی کافروں کا اجلاس
شردوع ہو گیا ہے۔ کارو داں خفیر سیکی۔
میگر گچے گا ہے اس کے بارہ میں
بیانات شائع ہوتے رہیں گے۔ ہندوستان
چرچ میں اس کے حصہ ہو سکے۔ ہندوستان
کی طرف سے اس میں ہمارا جمکشیر اور
سرفر در زخان نوں شامل ہیں۔

لندن ہر مری۔ موسیو شان نے
یوم میں کی تقریب پر جو پیغام دیا۔ اس میں
کہا ہے کہ سلطان گھر ڈسے دشمن کو
بھگا لئے کے بعد ہم بر کامیاب بیان حاصل
کر رہے ہیں۔ بہادری اور امر کی سے ہیں
ہمارت بھیں یقین اور خند احمد دیمان
جنگ بہم پر تھا کہ نیز طلبی میں حملہ کے
علاوہ جو میں پرہنایت ہو شہر ہو ای حملوں کا
سلسلہ جاری کر کے گرا نقد راما دا بہم
چھپیا ہے۔ ہماری کامیابیوں نے
ہتلر کے اتحادیوں میں پریشانی پیدا کر دی،
ان ملکوں کے لئے سلامتی کی اب ایک بیان
ہے۔ اور وہ یہ کہ ہتلر کے الگ ہو جائیں۔
دلہی ہر مری۔ سرکاری اعلان میں بتایا
گی ہے کہ کوہیا کے ملکوں کے ملکوں کی کمی
مضبوط چوکیوں کے خلاف کارو داں جاری
رکھی گئی۔ اپنے کے محاذ پر دشمن
آگے بڑھی ہوئی نوجوانوں کا سخت مقابلہ کیا۔
اکھوں سے محاذ پر دشمن کو خاص طور پر جانی